آخر درست کیا ہے؟

اسلام

کے بارے میں منفی رائے کیوں؟

اسلام کے بارے میں منفی رائے کیوں؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

گزشتہ مضمون میں ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ اسلام نے مختصر سے وقت میں لوگوں کو عروج اور دنیا پر غلبہ دیا اور انہیں علوم و فنون سے آشنا بھی کیا اور اُن کا موجِد بھی بنادیا۔ اس پر دو سوال قائم ہوتے ہیں ایک یہ کہ جب حقیقت وہ ہے تو پھر مذہب کو افیون اور سست کرنے والا کہنے والے لوگوں نے ایسی رائے کیوں دی؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے ماضی میں اتنے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے تو اب مسلمان اس طرح سے متحرک و غالب کیوں نہیں ہیں؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے کہ اسلام کی عظمتوں کے باوجود کچھ لوگوں نے مذہب کو افیون کیوں قرار دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ناقص اور ناکافی معلومات سامنے رکھ کر جب تجزیہ کیا جائے اور کوئی رائے قائم کی جائے تو وہ غلط ہی ہوتی ہے۔ اس کے لئے دو مثالیں عرض کرتا ہوں۔

پہلی مثال تو آپ نے پڑھی سنی ہوگی کہ چار اندھوں کو پتا چلا کہ کوئی ہاتھی آیا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ چلیں جاکر سمجھتے ہیں کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ ہاتھی کے قریب پہنچ کر ایک نے اس کی سونڈ پر ہاتھ رکھا، دوسرے نے اس کی ٹانگ پر، تیسرے نے پیٹ اور چوتھے نے ہاتھی کی دُم پر۔ اس کے بعد ایک دوسرے کو بتانے لگے کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ پیٹ پر ہاتھ رکھنے والے نے کہا، ہاتھی پہاڑ جیسا ہوتا ہے۔ ٹانگ چھونے والے نے کہا، نہیں، ستون جیسا ہوتا ہے۔ دُم پر ہاتھ رکھنے والے نے کہا کہ پرانے موٹے رسے کی طرح ہوتا ہے اور چوتھے نے کچھ اور بیان کردیا۔ اب حقیقت کیا ہے اور تجزیہ نگار اندھوں نے کیا کہا اور کیوں کہا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ چونکہ چاروں اندھے تھے اور انہوں نے پورا ہاتھی نہیں دیکھا تھا اس لئے ان میں سے کوئی بھی ہاتھی کے بارے میں صحیح تجزیہ نہیں دے سکتا لیکن اگر وہاں پر کوئی بینا آدمی آئے گا تو وہ ان کو بتائے گا کہ آپ نے مختلف پارٹس دیکھے ہیں پورا ہاتھی نہیں دیکھا، پورا ہاتھی تو ایسا ہوتا ہے۔

ناقص تجزیہ نگاری کی دوسری مثال یوں سمجھیں کہ اگر دو اجنبی افراد کسی شہر میں داخل ہوں، ایک شخص شہر کے پسماندہ علاقے میں جائے جہاں خستہ حال مکانات، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں، گندگی کے ڈھیر اور گٹروں، نالیوں کا پانی رواں دواں ہو جبکہ دوسرا شخص شہر کے عالیشان علاقے میں داخل ہو جہاں خوبصورت اور کشادہ بنگلے، صاف ستھری سڑکیں، بڑے بڑے اسکول، شاندار ہسپتال، عمدہ صفائی اور خوبصورت درخت ہوں۔ یہ دونوں شخص اگر اپنے ناقص، ادھورے مشاہدے کی روشنی میں پورے شہر کے بارے میں کوئی رائے دیں تو یقیناً یہ رائے غلط ہی ہوگی کیونکہ اگر پورے شہر کے بارے میں رائے قائم کرنی ہے تو اس کے عمدہ اور خستہ حال دونوں طرح کے علاقے دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہوگا کہ یہ شہر کیسا ہے؟ لہٰذا جو شخص ادھورا مشاہدہ، ناقص علم اور ناقص تجربہ رکھتا ہے اس کا تجزیہ اور رائے ناقص ہوگی۔

اسلام کے بارے میں منفی تبصرے کرنے والوں کا حال یہی ہے کہ جو مذہب کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ انسان کو سست کردیتا ہے یا جنہوں نے اس سے بڑھ کر گھٹیا جملہ کہا کہ مذہب افیون ہے اور یہ انسان کو سلا دیتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسے لوگوں نے اپنے پاس پڑوس میں کوئی ایسا مذہب دیکھا ہوگا جو انسانوں کو سلا دیتا اور ان کے اندر تحریک، جذبہ، ہمت اور جوش و ولولہ پیدا نہیں کرتا۔ ایسے مذہب کو دیکھ کر اسلام کے متعلق بھی اُسی طرح کا تأثر دینے والوں کی رائے بھی بلاشک و شبہ ویسی ہی ہے جیسی اندھوں نے ہاتھی کے بارے میں اور شہر کے ایک حصے کو دیکھ

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

کر پورے شہر کے بارے میں رائے قائم کرنے والوں کی تھی تو جیسے ان کی رائے ناقص، غلط اور خلافِ حقیقت تھی ویسے ہی اسلام کے متعلق اُلٹے سیدھے تبصرے کرنے والوں کی رائے غلط و بے حقیقت ہے۔

اور جہاں تک اسلام کے ماننے والے کسی تاجر کی دھوکہ دہی، بد تہذیبی یا غلط کاری کا تعلق ہے تو یہ اسلام کی نہیں بلکہ اس مسلمان کی غلطی ہے اور یہ اسلام پر عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔

اور جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ مسلمانوں کا ماضی اگر اتنا شاندار ہے تو اب مسلمان متحرک و غالب کیوں نہیں ہیں؟ تو جواباً عرض ہے کہ اس کے پیچھے اَسباب وعِلَل کی ایک پوری دنیا ہے جس کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب تک مسلمان اسلام پر عمل کرتے رہے تب تک غالب رہے اور جب مسلمانوں نے اسلام پر عمل ختم کر دیا، اسے گھروں، حکومتی امور اور نظامِ زندگی سے نکال کر مسجدوں تک محدود کر دیا، صرف عبادات کو دین سمجھ لیا، دین اور آخرت کی بجائے دنیا کی لذتوں کو اپنالیا، ذاتی مفادات کو دینی و قومی مفادات پر ترجیح دی تو پستی مقدر بنتی گئی۔ جب یہ طرزِ عمل اختیار کیا کہ ہماری تجارت، نوکری، معاملات اور حکومت، دین کے تحت نہیں بلکہ ہم ان امور میں آزاد ہیں اور ان چیزوں میں اسلام کو داخل نہیں کریں گے بلکہ تجارت، حکومت، گھر میں اسلام کی بجائے فلاں فلاں غیر مسلم کے اصول اور تعلیم پر عمل ہو گا جیسے کئی ممالک میں مساجد تو بھری پڑی ہیں لیکن بقیہ پوری زندگی میں اسلامی حمیت و غیرت اور احکامِ شریعت کی اطاعت غائب ہوگئی ہے تو پھر وہی نتیجہ نکلا جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا کہ ﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾ کیا تم کتاب اللہ کے کچھ حصے کو مانتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو؟ اگر ایسا کرو گے تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ فرمایا: ﴿ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﴾ تو تم میں جو ایسا کرے تو اس کی جزا یہ ہے کہ ان پر دنیا میں ذلت و رسوائی مسلط کر دی جائے گی۔ اب دیکھ لیں کہ مسلمان عالمی سطح پر ذلت و پستی کا شکار ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ اسلام کو دینِ کامل سمجھ کر زندگی کے ہر شعبے میں عمل کی بجائے اُسے ایک طرف کر دینا ہے جس میں بے عمل لوگوں کا بھی قصور ہے اور اس سے زیادہ اُن سیکولر اور لبرل لوگوں کا ہاتھ ہے جو اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑا کر، انہیں پرانی اور دقیانوسی قرار دے کر، ریاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا کے نعرے مار کر دن رات لوگوں کو اسلام سے دور کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام: ◆ 29اگست 2019ء کو بریڈ فورڈ یوکے میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام غلام مصطفیٰ رکھا گیا۔ ◆ 30اگست 2019ء کو موزمبیق کے شہر ماپوتو میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد حسین رکھا گیا۔

مجلس خدّامُ المساجد: مجلس خدّامُ المساجد کے تحت عمان اور کوریا کے ذمّہ داران کی تربیت کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ سید محمد لقمان عطاری نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ انٹرنیٹ ان ذمّہ داران کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور شرکا کو نئی مساجد بنانے کے اہداف دیئے۔ **مدنی حلقہ:** 26اگست 2019ء کو یوکے کے شہر میں ایک مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں سالین اور ایسٹ افریقن ممالک سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **قافلہ:** مجلسِ قافلہ کے تحت ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں سے عاشقانِ رسول نے لیسوتھو (Lesotho) میں قافلے کا سفر کیا جس میں شرکا نے شیڈول کے مطابق مدنی حلقے لگائے اور علاقے کے اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کی۔ ◆ کراچی سے عاشقانِ رسول نے سنّتوں کی دھومیں مچانے کے لئے نیپال کی جانب قافلے میں سفر کیا۔ دورانِ قافلہ مدنی حلقے لگائے گئے جن میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شرکا کی تربیت کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کام کرنے کی ترغیب دلائی۔ ◆ ترکی سے عاشقانِ رسول نے سائپرس کی جانب قافلے میں سفر کیا۔ ◆ انڈونیشیاء کے عاشقانِ رسول نے کوالالمپور سری لنکا میں سنّتوں کی دھومیں مچانے کے لئے قافلے میں سفر کیا۔ شرکائے قافلہ نے جامع مسجد الراشدین میں مدنی حلقے کا اہتمام کیا جس میں علاقے کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔